وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

تحفۃ السالکین

ترجمہ

ارشاد الطالبین

[illegible] مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ و ترجمہ اردو از مخلصے گمنام ـــ اصل کتاب فارسی از تصنیفات [illegible]

بہ تصحیح: بندہ محمد سراج الحق مچھلی شہری غفرلہ

مطبع اسرار کریمی میں باہتمام عبد المجید طبع ہوا

ایکہزار — ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء — قیمت ۱۱ر

ناشر: مکتبہ جامی و اخوانہ حسن منزل الہ آباد

ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ ظلال سے مراد وہ نہیں جو عوام سمجھتے ہیں بلکہ یہ
مراد ہے کہ مخلوقات الٰہی سے بعض لطائف ہیں جو اسماء وصفات الٰہی سے پوری نسبت رکھتے ہیں
کہ بذریعہ اس مناسبت کے اسماء وصفات الٰہی سے وجود اور تابع وجود کا فیض اہل عالم کو پہنچانے
کیلئے واسطہ بن جاتے ہیں۔ اسی مناسبت کی وجہ سے اُنکو ظل کہا جاتا ہے۔ یا سکر کی حالت میں
انکو ظل سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ اسی مکتوب میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس قسم
کے علوم واجب تعالیٰ اور ممکن کے مابین نسبت ثابت کرتے ہیں۔ مگر ہماری شرع اسکے ثبوت میں
وارد نہیں ہوئی۔ یہ سب معارف سکریہ میں سے ہیں۔ خارج میں موجود بالذات اور بالاستقلال حضرت
عزت تعالیٰ وتقدس کی ذات ہے اور اُس کی آٹھوں حقیقی صفات اسکے سوا جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ
ہی کی ایجاد سے موجود ہوا ہے۔ اور سب ممکن اور مخلوق اور حادث ہے اور کوئی مخلوق خالق کا ظل
نہیں ہے۔ اس ظلیت کا علم عالم سالک کو راہ میں بڑا کام دیتا ہے اور اسکو کشاں کشاں اصل تک
لیجاتا ہے۔ اور فقیر کہتا ہے۔ کہ جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ
مِنْ نُوْرٍ وَّظُلْمَتٍ لَوْ کُشِفَتْ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔
یعنی اللہ تعالیٰ کے ستر ہزار پردے نور اور ظلمات کے ہیں۔ اگر وہ پردے دور ہو جاتے تو اُسکی ذات
کی روشنی میں جہاں تک نگاہ جاتی ساری مخلوق کو جلا دیتی۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جبریل
علیہ السلام نے کہا یَا مُحَمَّدُ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰہِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ فَقَالَ کَیْفَ کَانَ
یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میں خدا سے اسقدر قریب ہوا کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے جبرئیل
اسکی کیا کیفیت تھی۔ عرض کیا میرے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے شاید
ان پردوں سے مراد یہی ظلال ہوں۔ یعنی اگر ظلال نہ ہوتے تو عالم معدوم ہو جاتا کیونکہ خدا کی
ذات عالم سے مستغنی ہے۔ اور سبعون کا لفظ کلام عرب میں اظہار کثرت کیلئے آتا ہے اور وہ
جو حدیث میں نور اور ظلمت کے پردے مذکور ہوئے ہیں۔ اس سے صوفیوں کے اس قول کی تائید
ہوتی ہے کہ مومنین کے مبادی تعینات نورانی پردے ہیں جو اسم ہادی کے ظلال ہیں۔ اور کفار
کے مبادی تعینات ظلمانی پردے ہیں جو اسم مضل کے ظلال ہیں۔ غوث الثقلین فرماتے ہیں ؎

خَرَقْتُ جَمِیْعَ الْحُجْبِ حَتّٰی وَصَلْتُ اِلٰی مَقَامٍ لَقَدْ کَانَ جَدِّیْ فَادْنَانِیْ

یعنی میں تمام پردوں کو پھاڑتا ہوا آخر اسی مقام تک پہونچ گیا۔ جہاں میرے جد (مراد آنحضرت صلعم)